

جان کے لیے
 اس کی خوشخبری
 مہیا کر دی ،
 کیونکہ ستم انگیزی
 کے جتنے طور
 طریقے تھے ،
 وہ سب کے
 سب محبوب
 نے برت لیے
 اور آسمان کے
 لیے کوئی طریقہ
 باقی نہ چھوڑا ۔
 مطلب یہ
 کہ ظلم کے جتنے
 طریقے ہو سکتے
 تھے ، وہ تو عمل
 میں آگئے ، اب
 آسمان کوئی فتنہ
 اٹھانا چاہے گا
 تو انہیں طور
 طریقوں میں سے
 کوئی ہوگا ، جن
 کے ہم محبوب

وہ زندہ ہم ہیں کہ ہیں روشناسِ خلق اے خضر !
 نہ تم کہ چور بنے عمر جاوداں کے لیے
 رہا بلا میں بھی میں مبتلائے آفتِ رشک
 بلائے جاں ہے ادا تیری اک جہاں کے لیے
 فلک نہ دور رکھ اس سے مجھے کہ میں ہی نہیں
 دراز دستی قاتل کے امتحاں کے لیے
 مثال یہ مری کوشش کی ہے کہ مرغِ اسیر
 کمرے قفس میں فراہم خس آشتیاں کے لیے
 گدا سمجھ کے وہ چپ تھا مری جو شامت آئے
 اٹھا اور اٹھ کے قدم میں نے پاسباں کے لیے
 بہ قدرِ شوق نہیں ظرف تنگنائے عنزل
 کچھ اور چاہیئے وسعت مرے بیاں کے لیے
 دیا ہے خلق کو بھی تا اُسے نظر نہ لگے
 بنا ہے عیشِ تجمل حسین خاں کے لیے
 زباں پہ بارِ خدا یا ! یہ کس کا نام آیا ؟
 کہ مرے نطق نے لو سے میری زباں کے لیے